امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

(تخریج شدہ)

نہر کی صدائیں

اس رسالے میں

- موتیوں کا تاج
- روزہ دار اژدہا
- بندوق کی ایک گولی
- آگ کی جوتیاں

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2201470 - 2314045-2203311
Email: maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نہر کی صدائیں

شیطان لاکھ سستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے

اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان شارجہ تا مدینۃُ الاولیاء ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ کو بذریعہ ٹیلیفون رِلے ہوا تھا، اسے تحریراً پیش کیا جارہا ہے۔ عبدالرضا ابن عطار﴾

موتیوں کا تاج

اَلْقَوْلُ الْبَدِيْع میں ہے، اِنتقال کے بعد حضرتِ سیِّدنا ابوالعباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سر پر موتیوں کا تاج سجائے جنّتی لباس میں ملبوس شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں، خواب دیکھنے والے نے عرض کیا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمایا، الحمدللہ عزوجل میں کثرت سے دُرودشریف پڑھا کرتا تھا یہی عمل کام آگیا کہ اللہ عزوجل نے میری مغفرت فرمادی اور مجھے تاج پہنا کر داخلِ جنّت فرمایا۔ (القول البدیع، ص ۱۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیّدنا کعبُ الاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عظیم تابِعی بُزُرگ تھے، اسلام آوری سے قبل آپ یہودیوں کے بَہُت بڑے عالِم تھے۔ آپ کا مزارِ فائضُ الانوار مُتَّحِدہ عَرَب امارات ہی کی ایک ریاست اَلْعَیْن شریف میں ہے۔ الحمدللہ عزوجل مجھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پُراَنوار پر چند بار حاضِری کا شَرَف حاصِل ہوا ہے۔ یہی حضرتِ سیِّدنا کعبُ الاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص (توبہ کرنے کے بعد پھر) ایک فاحِشہ کے ساتھ کالا مُنہ کرکے جب غسل کرنے کے لئے ایک نہر میں داخِل ہوا تو نہر کی صدائیں آنے لگیں، 'تجھے شرم نہیں آتی؟ کیا تُو نے توبہ کرکے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اب کبھی ایسا نہیں کروں گا۔' یہ سُن کر اُس پر رِقّت طاری ہوگئی اور وہ روتا چیختا یہ کہتا ہوا بھاگا، 'اب کبھی بھی اپنے اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کروں گا۔' وہ روتا ہوا ایک پہاڑ پر پہنچا جہاں بارہ اَفراد اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول تھے یہ بھی ان میں شامل ہوگیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں قَحط پڑا تو نیک بندوں کا وہ قافلہ غِذا کی تلاش میں شہر کی طرف چل دیا۔ اِتّفاق سے اُن کا گزر اُسی نہر کی طرف ہوا، وہ شخص خوف سے تھرّا اُٹھا اور کہنے لگا، میں اس نہر پر نہیں جاؤں گا

کیوں کہ وہاں میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے، مجھے اُس سے شرم آتی ہے یہ رُک گیا اور بارہ اَفراد نہر پر پہنچے۔ تو نہر کی صدائیں آنی شروع ہوگئیں، 'اے نیک بندو! تمہارا رفیق کہاں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، وہ کہتا ہے، اِس نہر پر میرے گناہوں کا جاننے والا موجود ہے اور مجھے اُس سے شرم آتی ہے۔' نہر سے آواز آئی، ''سبحٰن اللّٰہ! اگر تمہارا کوئی عزیز تمہیں ایذا دے بیٹھے مگر پھر نادِم ہو کر تم سے معافی مانگ لے اور اپنی غلط عادت ترک کردے تو کیا تمہاری اس سے صُلح نہیں ہو جاتی؟ تمہارے رفیق نے بھی توبہ کر لی ہے اور نیکیوں میں مشغول ہو گیا ہے، لہٰذا اب اُس کی ربّ عزوجل سے صُلح ہو چکی ہے اسے یہاں لے آؤ اور تم سب یہیں نہر کے کنارے عبادت کرو۔'' اُنہوں نے اپنے رفیق کو خوشخبری دی اور پھر یہ سب مل کر وہاں مشغولِ عبادت ہو گئے حتّٰی کہ اُس شخص کا وہاں اِنتقال ہو گیا۔ اس پر نہر کی صدائیں گونج اُٹھیں، 'اے نیک بندو! اسے میرے پانی سے نہلاؤ اور میرے ہی کنارے دفناؤ تاکہ بروزِ قیامت بھی وہ یہیں سے اُٹھایا جائے۔' چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، رات کو اُس کے مزار کے قریب اللہ عزوجل کی عبادت کرتے کرتے سو گئے۔ صبح ان کا وہاں سے کوچ کرنے کا اِرادہ تھا۔ جب جاگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے مزار کے اطراف میں بارہ سَرْو ﴿ایک مشہور خوبصورت قدآور درخت کا نام ہے جو مَخْرُوطی (یعنی گاجر) کی شکل کا ہوتا ہے۔ عبیدالرضا ابنِ عطار عفی عنہ﴾ کے دَرَخت کھڑے ہیں، یہ لوگ سمجھ گئے کہ اللہ عزوجل نے یہ ہمارے لئے ہی پیدا فرمائے ہیں، تاکہ ہم کہیں اور جانے کے بجائے ان کے سائے میں ہی پڑے رہیں۔ چنانچہ وہ لوگ وَہیں عبادت میں مشغول ہو گئے جب ان میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا تو اُسی شخص کے پہلو میں دَفن کیا جاتا۔ حتّٰی کہ سب وفات پا گئے۔ بنی اسرائیل اُن کے مزرات کی زِیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجمعین (کتاب التوابین، ص ۹۰، دار مکتبۃ المؤید عرب شریف)

اللہ عزوجل کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! اللہ عزوجل کتنا مہربان اور رحیم وکریم ہے۔ جب کوئی بندہ سچّے دِل سے توبہ کر لیتا ہے تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی دَرس ملا کہ گناہ کرنے والا اگرچہ لاکھ پردوں میں چُھپ کر گناہ کرے اللہ عزوجل تو مُلاحَظہ فرما ہی رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

بار بار توبہ کرتے رہئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب گناہ سرزد ہو جائے تو انسان کو چاہئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلے۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت پھر گناہ کر بیٹھے تو پھر توبہ کرلے۔ پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کرے۔ اللہ عزوجل کی رحمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہ ہو۔ اُس کی رَحمت بَہُت بڑی ہے۔ یقیناً گناہوں کو مُعاف کرنے میں اس کی رَحمت کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بس ہمیں ہر دم توبہ و اِستِغفار جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے، اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ 'یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔' (ابنِ ماجہ شریف، حدیث ۴۲۵۰، ج ۴، ص ۴۹۱، دار المعرفۃ بیروت)

معلوم ہوا توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بہر حال ہمیں بارگاہِ ربِّ ذوالجلال میں ہردم جھکا رہنا چاہئے اور اس کی رَحمت سے نااُمید نہیں ہونا چاہئے۔

کیا صرف نیک لوگ ہی جنّت میں جائیں گے؟

رحمت کی بات آئی ہے تو یہ عرض کرتا چلوں کہ مجھے بعض ایسے نادانوں سے بھی سابقہ پڑا ہے جو کہہ رہے تھے، 'جنّت میں صِرف نیکیوں کے ذَریعے ہی داخِلہ ملے گا اور جو گناہ کرے گا وہ لازِمی طور پر جہنم میں جائے گا ہم یہ جو رَحمت سے بخشے جانے کا کہتے ہو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔' یقیناً یہ شیطان کے وَسوَسے ہیں، ورنہ میں اپنی طرف سے ربّ کی رَحمت کی بات کہاں کر رہا ہوں، سنو......! سنو......! اللہ عزوجل سورۃُ الزُّمَر آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ (پ ۲۴ الزُّمَر آیت ۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میرے وہ بندو جنہوں نے (نافرمانیوں کے ذَریعے) اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ (عزوجل) کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔ بے شک اللہ (عزوجل) سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیثِ قُدسی میں ہے، خدائے رحمٰن عزوجل کا فرمانِ رَحمت نشان ہے، سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ 'یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔' (صحیح مسلم، ج ۲ ص ۳۵۶، افغانستان)

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے بھائی جان حضرتِ مولیٰنا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اپنے نعتیہ دیوان 'ذوقِ نعت' کے اندر بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کرتے ہیں۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ   تُو نے جب سے سُنایا یاربّ عزوجل

آسرا ہم گناہ گاروں کا   اور مضبوط ہوگیا یاربّ عزوجل

عاجز بندے کی حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! یقیناً اللہ عزّ وجلّ کی رَحمت بہت بہت ہی بڑی ہے، وہ بظاہر کسی چھوٹی سی اَدا پر خوش ہوجائے تو ایسا نوازتا ہے کہ بندہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ چُنانچہ کتابُ التَّوّابین میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاُحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں دو آدمی مسجِد کی طرف چلے تو ایک مسجِد میں داخِل ہوگیا مگر دوسرے پر خوفِ خُدا عزّ وجلّ طاری ہوگیا اور وہ باہَر ہی کھڑا رہ گیا اور کہنے لگا، "میں گنہگار اس قابِل کہاں جو اپنا گندا وُجود لے کر اللہ عزّ وجلّ کے پاک گھر میں داخِل ہوسکوں"۔ اللہ عزّ وجلّ کو اس کی یہ عاجزی پسند آگئی اور اُس کا نام صِدِّیقین میں دَرج فرمایا۔ (کتاب التوابین، ص ۸۳، مکتبۃ المؤید عرب شریف) یاد رہے! صِدِّیق کا دَرَجہ وَلی اور شہید سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

نادم بندے کی حکایت

اِسی طرح کا ایک واقِعہ کتابُ التَّوّابین صفحہ ۸۳ پر لکھی ہے، ایک اسرائیلی سے گناہ سرزد ہوگیا۔ وہ بے حد نادِم ہوا اور بے قرار ہو کر اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگا کہ اُس کا گناہ مُعاف ہوجائے اور پَروَردگار عزّ وجلّ راضی ہوجائے۔ اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں اُسکی نَدامت و بیقراری مقبول ہوئی اور اللہ عزّ وجلّ نے اُس کو بھی مقامِ صِدِّیقیَّت سے نواز دیا۔

شرمندگی توبہ ہے

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان خوشگوار ہے، اَلنَّدَمُ تَوبَۃٌ "یعنی شرمندگی توبہ ہے"۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات گناہوں پر نَدامت وہ کام کرجاتی ہے جو بڑی سے بڑی عبادت بھی نہیں کرسکتی۔ اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ عبادت نہ کی جائے، یہ سب اللہ عزّ وجلّ کی مَشِیَّت پر ہے کبھی نَدامت کام کرجاتی ہے تو کبھی عِبادت۔ چُنانچہ،

روزہ دار ڈاکو

رَوضُ الرِّیاحِین میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں، میں ایک قافِلہ کے ہمراہ مُلکِ شام جارہا تھا، راستے میں ڈاکوؤں کی جَماعت نے ہمیں لُوٹ لیا اور سارا مال و اَسباب اپنے سردار کے سامنے ڈھیر کردیا، سامان میں ایک شکر اور بادام کی تھیلی نکلی۔ سارے ڈاکوؤں نے نکال کر کھانا شروع کردیا مگر اُن کے سردار نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میں نے پوچھا، سب کھا رہے ہیں مگر آپ کیوں نہیں کھا رہے؟ اُس نے کہا، میں روزے سے ہوں۔ میں نے حیرت سے کہا، تم لوٹ مار کرتے ہو اور روزہ بھی رکھتے ہو؟ سردار بولا، اللہ عزّ وجلّ سے صُلح کیلئے بھی تو کوئی راہ باقی رکھنی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوشیخ شِبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی

فرماتے ہیں، کچھ عرصے کے بعد میں نے اُسی ڈاکوؤں کے سردار کو اِحرام کی حالت میں طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول دیکھا، اُس کے چہرے پر عبادات کا نور تھا اور مُجاہَدات نے اُسے کمزور کر دیا تھا۔ میں نے تَعَجُّب کے ساتھ پوچھا، کیا تم وُہی شخص نہیں ہو؟ وہ بولا، 'جی ہاں میں وہی ہوں اور سنئے، اُسی روزے نے اللہ عزوجل کی ساتھ میری صُلح کروادی ہے۔'
(روضُ الرّیاحین، ص ۱۶۳، مکتبۃ المیمنیۃ مصر)

ہر پیر شریف کو روزہ رکھیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر ترک نہیں کر دینا چاہئے کہ کیا پتا وہی چھوٹی نظر آنے والی نیکی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہوجائے اور ہمارے دونوں جہاں سَنور جائیں۔ اس حِکایت سے نفلی روزے کی اَھَمِیَّت بھی معلوم ہوئی۔ اگرچہ ہر ایک کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا۔ تاہم کم از کم ہر پیر شریف کا روزہ تو رکھ ہی لینا چاہئے کہ سنّت ہے۔ دیکھئے نا! اس ڈاکوؤں کے سردار کو روزہ نے کہاں سے کہاں پہنچادیا! روزے کی بَرَکت سے اُس کو ہدایت بھی ملی اور وِلایت بھی ملی۔

بخشش کا بہانہ

کیمیائے سعادت میں حضرتِ شیخ رُعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ فرمانے لگے، میری عبادَتیں اور رِیاضتیں مجھے کام نہ آئیں، البتہ رات کو اُٹھ کر جو دو رَکعت تہجد پڑھ لیا کرتا تھا اس کے سبب مغفِرت ہوگئی۔

رَحْمتِ حق 'بہا' نہ می جَوید   رَحْمتِ حق 'بہانہ' می جَوید

'یعنی اللہ عزوجل کی رَحْمت 'بہا' یعنی قیمت نہیں مانگتی بلکہ اُس کی رَحْمت تو 'بہانہ' ڈھونڈتی ہے۔'

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی عادَت ڈالئے اور خصوصاً تہجد ہرگز نہ چھوڑا کریں۔ کیا معلوم تہجد میں اُٹھنے کی مَشَقَّت بارگاہِ ربُّ العزّت میں قَبولیّت پاجائے اور ہماری مغفِرت کا بہانہ بن جائے۔

بعض مسلمان ضرور جہنَّم میں جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خبر دار! اس رَحمت بھرے بیان کا مطلب کہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ چُونکہ اللہ عزوجل کی رَحمت بہت بڑی ہے، لہٰذا اب نمازیں چھوڑ دو...... رَمَضان کے روزے بھی مت رکھو...... T.V اور V.C.R کے رُوبرُو بیٹھو اور خوب فِلمیں ڈرامے دیکھو...... خوب بدنِگاہی کرو...... اللہ عزوجل کی رَحمت بہت بڑی ہے، اب ماں باپ کو ستانا شروع کردو...... خوب گالیاں بکو...... کثرت سے جھوٹ بولو...... مسلمانوں کی خوب **غِیبتیں** کرو...... مسلمانوں کے دِل دُکھاؤ...... بداَخلاق کے ساتھ سارے ریکارڈ توڑ دو، اللہ عزوجل کی رَحمت بہت بڑی ہے۔ داڑھی مُنڈوا دو یا **خَشخَشی** داڑھی رکھو...... چوری کرو، ڈاکہ ڈالو...... ظلم وستم کی آندھیاں چلادو...... خوب شراب پیو...... نشہ کرو...... جُوا کھیلو، بلکہ جُوا اور منشیات کا اَڈہ ہی کھول ڈالو...... جو جو گناہ ابھی تک نہیں کر پائے وہ بھی کر ڈالو کیونکہ اللہ عزوجل کی رَحمت بہت بڑی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کہیں شیطٰن کان پکڑ کر آپکو اپنی اطاعت میں نہ لگادے۔ جہاں اللہ عزوجل رحیم وکریم ہے وہاں جبار وقہار بھی ہے۔ جہاں وہ نکتہ نواز ہے وہاں بے نیاز بھی ہے۔ اگر اُس نے کسی چھوٹے سے گناہ پر گِرِفت فرمالی تو کہیں کے نہ رہیں گے۔ یاد رکھئے! یہ طے ہے کہ کچھ مسلمان اپنے گناہوں کے سبب داخلِ جہنم بھی ہوں گے۔ ہمیں اللہ عزوجل کی بے نیازی سے ہر وقت لَرزاں وتَرساں رہنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان جہنم میں جانے والوں کی فِہرِست میں ہمارا نام بھی شامل ہو۔

فاروقِ اعظم کی مَدَنی سوچ

حضرتِ سیِّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مَدَنی سوچ پر قُربان جایئے کہ اُمّید ہو تو ایسی اور خوف بھی ہو تو ایسا! چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''اگر اللہ عزوجل سِوائے ایک کے سب کو **جہنَّم** میں داخل فرمانے والا ہو تو میں امید کروں گا کہ جہنّم سے محفوظ رہنے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں اور اگر اللہ عزوجل سب بندوں میں سے صِرف ایک کو داخلِ جہنّم فرمانے والا ہو تو میں خوف کروں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنّم میں داخل ہونے والا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۱۱، ص ۵۴۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت) بہر حال اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے اوراس کے قہر وغضب سے بے خوف بھی نہیں رہنا چاہئے۔

بندوق کی ایک گولی ----

میں آپ کو اپنی بات عقلی دلیل سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مثلاً اس وقت اس اجتماع میں دس ہزار اسلامی بھائی موجود ہوں اور کوئی دہشت گرد قریبی مکان کی چھت پر پستول لیکر کھڑا ہو جائے اور اعلان کرے میں صرف ایک گولی چلاتا ہوں اگر لگی تو صرف ایک ہی کو لگے گی باقیوں کو کچھ نہیں کہوں گا۔ کیا خیال ہے؟ صرف ایک ہی کو تو گولی لگنی ہے! کیا بقیہ نو ہزار نو سو ننانوے اسلامی بھائی بے خوف ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں ہر ایک اس خوف سے بھاگ کھڑا ہوگا کہ کہیں وہ کسی ایک کو لگنے والی گولی مجھے ہی نہ آ لگے۔ اُمید ہے میری بات سمجھ میں آ گئی ہوگی۔

آگ کی جوتیاں

یاد رکھیے! یہ طے شدہ اَمر ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنّم میں داخل کئے جائیں گے تو آخر ہر مسلمان اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں مجھے بھی جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔ خدا عزوجل کی قسم! بندوق کی گولی کی تکلیف جہنم کے عذاب کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

مسلم شریف میں ہے، جہنم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ مُعذَّب (یعنی عذاب پانے والے) کو آگ کی جُوتیاں پہنائی جائیں گی جس کی گرمی اور تپش سے اُس کا دِماغ پتیلی کی طرح کھولتا ہوگا۔ وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب مجھی پر ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۵، افغانستان)

بخاری شریف میں ہے کہ اللہ عزوجل بروزِ قیامت اس سے فرمائے گا، "ساری دُنیا اور اس میں جو کچھ مال و دولت وغیرہ ہے وہ سب تیری مِلک کر دیا جائے تو کیا تُو عذاب سے چھٹکارا پانے کیلئے یہ دُنیا اور سارا مال فِدیہ میں دے دیگا؟ تو وہ چلا اُٹھے گا، "ہاں" (صحیح بخاری، حدیث ۶۵۵۷، ج۴ ص ۲۶۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت) یعنی سارا مال و اسباب دے دوں گا اگر کہیں یہ آگ کی جوتیاں میرے پاؤں سے نکلتی ہوں تو۔ بس کسی طرح اس عذاب سے مجھے چھٹکارا مل جائے۔

کیا سب سے ہلکا عذاب برداشت ہو جائے گا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچو! بار بار سوچو! اگر کسی چھوٹے گناہ کے سبب بھی سب سے چھوٹا اور ہلکا عذاب کسی پر مُسلط کر دیا گیا تو اس کا کیا بنے گا؟ مثلاً کسی کو گالی دی حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے پھر بھی اگر اِس جُرم کی پاداش میں سب سے ہلکا عذاب ہی ہو گیا تو کیا ہوگا؟ ماں باپ کو ستانے کے جُرم میں کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے مگر اِس جُرم پر بھی اگر سب سے ہلکا عذاب ہی ہو جائے تو اس کی برداشت کس میں ہے؟ اِسی طرح روز مرّہ کئے جانے والے گناہوں پر غور کرتے چلے جائیے۔ جھوٹ بولنے کے سبب، کسی کی غیبت کرنے کے سبب، چغلخوری کے سبب، حرام روزی کمانے کے سبب، نشہ کرنے کے سبب، فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کے سبب، گانے باجے سُننے کے سبب۔ بلکہ T.V پر صرف عورت سے خبریں سننے کے سبب اگر سب سے ہلکا عذاب ہو گیا

تو کیا ہوگا؟ وہ عورت بھی کتنی بدنصیب ہے جو چند سکّوں کی خاطر T.V پر آکر خبریں سناتی ہے، کاش! اُس کو یہ اِحساس ہوجاتا کہ میرے ذَرِیعے لاکھوں مَرْد بدنگاہی کا گناہ کر کے، اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کر کے اپنی آنکھوں میں جہنم کی آگ بھرنے کا سامان کر رہے ہیں اور اس سبب سے میں خود بھی بہت زیادہ گناہگار ہو رہی ہوں! بَہر حال جو اس طرح اپنے دل کو بہلاتا ہے کہ میں نے تو صِرف خبروں کے لئے T.V رکھا ہے۔ وہ کان کھول کر سُن لے کہ مرد کا اَجنبیہ عورت کو دیکھنا یا عورت کا اجنبی مرد کو بشہوت دیکھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ تو اگر T.V پر صِرْف خبریں دیکھنے یا سُننے کے سبب ہی جہنم کا ہلکا عذاب مُسلّط کر دیا گیا اور آگ کی جوتیاں پہنادی گئیں تو کیا کرو گے؟

عذاب کی جھلکیاں پڑھنا چاہیں تو ---

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے آپ کو کم از کم چھوٹے اور ہلکے عذاب سے ہی ڈرا دو، حالانکہ جہنم میں ایک سے ایک خوفناک عذاب ہیں اگر ان عذابوں کی مختصر سی جھلک معلوم کرنا چاہیں تو میرا تحریری بیان **پُر اَسرار خزانہ** پڑھ لیجئے، یا اس کا کیسیٹ سن لیجئے شاید خوفِ خداعزَّوجلَّ سے آپ کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ یہی ذِہن بنا لیجئے کہ اگر بغیر شرعی عُذْر کے میں نے نَماز کی جماعت ترک کردی اور یہ سب سے ہلکا عذاب دیدیا گیا تو کیا ہوگا! اگر بے پردگی کرلی، اپنی بھابھی سے بے تکلفی کی، یا اس کو قصدًا دیکھا، اسی طرح چچی، تائی، مُمانی، سالی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، چچازاد یا تایا زاد سے پردہ نہ کیا ان کے سامنے بلا تکلف آتے جاتے رہے ان کو دیکھتے رہے ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرتے رہے اور ان جرائم میں کسی ایک جُرم کی پاداش میں اگر پاؤں میں آگ کی جوتیاں ڈال دی گئیں تو کیا بنے گا؟ جی ہاں بھابھی، چچی، تائی، مُمانی وغیرہ وغیرہ جن کا تذکرہ ہوا یہ سب اَجنبیہ اور غیر عورتیں ہیں ان سے اور ہر اُس عورت سے شریعت نے پردے کا حکم دیا ہے جن سے شادی ہوسکتی ہے۔ اِسی طرح عورت بھی تمام غیر محارِم رِشتہ داروں سے پردہ کرے۔

تَباہی کی صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ عزَّوجلَّ کی رَحمت سے مایوس بھی نہیں رہنا چاہئے اور اس کے قہر وغضب سے بے خوف بھی نہیں ہونا چاہئے۔ دونوں ہی صورتوں میں تباہی ہے۔ اگر کوئی رحمتِ خُداوندی عزَّوجلَّ سے مایوس ہوگیا وہ بھی ہلاک ہوا اور جو گناہوں پر دلیر ہوگیا اور پکڑ میں آگیا تو وہ بھی برباد ہوا۔ بَہر حال غیرت ومُرُوَّت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس پروردگار عزَّوجلَّ نے مَحض اپنے فضل وکرم سے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں اُس کی اِطاعت کی جائے اور اس کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ کرم سے ہر دم وابستہ رہتے ہوئے اُن کی سنّتوں کو اپنایا جائے اسی میں ہمارے لئے دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

کب گناہوں سے کَنارا میں کروں گا یا ربّ عزَّوجلَّ! نیک کب اے مِرے اللہ عزَّوجلَّ! بنوں گا یاربّ عزَّوجلَّ!
کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا! کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یا ربّ عزَّوجلَّ!
عَفْو کر اور سدا کیلئے راضی ہوجا گر کرم کردے تو میں جنّت میں رہوں گا یا ربّ عزَّوجلَّ!

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم